روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
جلد 4-82 نمبر 200 | جمعہ 9 جمادی الاول ۔ 1418ھ 12 تبوک 1376ھش 12 ستمبر 1997ء

آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ پس تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے' تو ایمان بھی نہیں ہے۔ (صاحب ایمان) حسین ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوب صورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اسے زیادہ خوب صورت بنا دیتا ہے۔ اگر وہ بد عمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے' تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے۔ اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح (عبادت) کرتا ہے' جس طرح (عبادت) کرنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔ ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا۔ وہ خدا کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضا کو رضائے الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیم بذات الصدور ہے' اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح و سلامت نکال لیتا ہے' مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 249)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد سلیم خان صاحب رند سکنہ بستی رندان ڈیرہ غازی خان کے چچا اور سسر محترم سردار محمد یوسف خان رند صاحب سکنہ بستی رندان بعمر 55 سال مختصر علالت کے بعد مورخہ 97-8-26 کو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ زعیم انصار اللہ بستی رندان اور دیگر جماعتی عہدوں پر خدمات بجا لاتے رہے۔ موصوف کا جنازہ مقامی مربی صاحب نے پڑھایا اور تدفین مقامی قبرستان بستی رندان میں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا اللہ نے حکم دیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

(کلام الٰہی) نے ماں باپ کے جو حقوق قائم کئے وہ تین بنیادوں پر قائم کئے۔ ایک یہ کہ ماں باپ کے شکر گزار بچے بن کر رہو۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے (-) حسن سلوک کرنے والے بنو اور تیسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ یہ تین بنیادی اصول ہیں ماں باپ کے حقوق کے قیام کے لئے جو (کلام الٰہی) میں بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے (-) تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان میں کسی ایک پر یا ان دونوں پر بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو اور رحمت کے جذبہ کے ساتھ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا کرو اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی (جب میرا کسی عمل کی وجہ سے ان پر کوئی حق نہیں بنتا تھا)

(-) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسن سلوک۔ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اس خاص حکم میں فرماں برداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل کی نیکی بدی سے تم کو واقف کروں

باقی صفحہ 7 پر

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

12 تبوک 1376 ہش 12 ستمبر 1997ء

حضرت بانی سلسلہ کی مہمان نوازی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جن اخلاق عالیہ سے نوازا تھا ان کا ذکر اتنا پر لطف اور پر مسرت ہوتا ہے کہ کوئی ذکر کرنے والا یا کوئی پڑھنے والا اس کے بار بار تذکرے سے نہیں تھکتا اور سننے والے بھی یوں ہمہ تن گوش ہوتے ہیں کہ وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں رہتا۔

جماعت احمدیہ کے قادیان اور ربوہ کے جلسہ ہائے سالانہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت کا مضمون سب سے دلچسپ اور پر لطف ہوا کرتا تھا۔ اب بھی جب اللہ کی رحمت نے چاہا اور ربوہ میں پھر سے جلسہ ہائے سالانہ کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت بانی سلسلہ کی سیرت کا مضمون اس کا ایک اہم حصہ ہوا کرے گا۔

حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں مہمان نوازی کا خلق ایک غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہی ہو کہ دنیا جہان سے آنے والوں نے آپ کے پاس آنا تھا ان کی محبت و دلداری کے لئے آپ کی پاک فطرت میں خصوصی طور پر مہمان نوازی کا جوہر اللہ کی طرف سے ودیعت کیا گیا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ کی اتباع میں ہر احمدی کو اس اعلیٰ خلق میں سے نمایاں حصہ لینا چاہئے۔ کیونکہ مہمانوں کا پاس آنا ان کی دلداری اور ان کا احترام یہ جماعت احمدیہ کے لئے لازمہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس ایک دفعہ مہمان اتنی کثرت سے آگئے کہ سردیوں کے موسم میں کثرت سے بستروں کی ضرورت پڑ گئی۔ خادم حضرت صاحب کے پاس آتے اور بستر کا مطالبہ کرتے۔ آپ گھر سے بستر نکالتے اور دے دیتے۔ یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ اور خادمان بستر پر بستر لے جاتے رہے۔ ایک خادم آئے تو دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے ہیں اور سردی کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس خادم نے حیرانی سے دیکھا کہ ایک کم سن صاحبزادہ چارپائی پر سو رہا ہے اور اس کو حضرت صاحب نے اپنا شتری چوغہ اڑھا رکھا ہے۔ تب اس خادم کو پتہ چلا کہ حضرت بانی سلسلہ نے سخت سردیوں کے موسم میں اپنا ذاتی استعمال کا بستر لحاف سمیت مہمانوں کے لئے دے دیا۔ وہ خادم یہ معلوم کر کے سخت پریشان اور شرمندہ ہوا اور واپس جا کر جلدی سے نجانے کس کس مہمان کی منت سماجت کر کے ایک بستر لے کر آیا اور حضرت صاحب کو دینے لگا۔ حضرت بانی سلسلہ نے بستر لینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جس سے لے کر آئے ہو اسے واپس دے دو۔ پھر فرمایا ہم کو تو یوں بھی نیند کم ہی آتی ہے۔ اس خادم نے مقدور بھر زور لگایا بار بار اصرار کیا مگر حضرت صاحب نے بستر نہ لینا تھا نہ لیا۔ آپ کو یقیناً یہی خیال آیا ہو گا کہ ایک مہمان اس بستر کے نہ ہونے سے بے آرام ہو رہا ہے اس مہمان کے آرام کی خاطر آپ نے اپنا آرام قربان کر دیا اور سردیوں کی رات بغلوں میں ہاتھ دے کر گزاری۔

مہمان نوازی کی اعلیٰ روایات قائم کرنے میں یہ واقعہ اتنا اثر انگیز ہے کہ جب بھی اس کا ذکر کیا آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ مہمانوں کے ساتھ اتنی محبت اور شفقت کا مظاہرہ ہر احمدی کو مہمان نوازی کی اعلیٰ ترین روایات قائم کرنے کا عزم پیدا کر دیتا ہے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب حضرت بانی سلسلہ کے خسر اور حضرت کے بچوں کے نانا ہونے کی وجہ سے ساری جماعت میں حضرت نانا جان کے نام سے معروف تھے۔ آپ کے سپرد مہمانوں کی خدمت کی ڈیوٹی ہوتی تھی ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر مہمان زیادہ آگئے۔ یہ وہ دن تھے کہ مہمان داری کے سارے لوازم حضرت بانی سلسلہ کے گھر سے ہی پورے ہوتے تھے۔ حضرت نانا جان نے حضرت بانی سلسلہ سے رقم لینی شروع کی مگر مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے رقوم زیادہ صرف ہو گئیں۔ جب حضرت بانی سلسلہ کے پاس رقم نہ رہی تو آپ نے حضرت اماں جان کے زیور کا ایک حصہ حضرت نانا جان کو دیا کہ اس کو بیچ کر گزارہ کریں۔ یہ رقم بھی مہمانوں پر صرف ہو گئی تو حضرت نانا جان نے مزید کا مطالبہ فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ ہم جو کچھ کر سکتے تھے وہ ہم نے کر دیا اب جس کے مہمان ہیں وہ خود ہی انتظام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کا یہ حیرت انگیز مظاہرہ تھا۔ صبح ہوئی تو پتہ چلا کہ بہت سے احمدیوں نے جو خود جلسہ سالانہ پر نہیں آسکے کچھ رقوم بھجوائی ہیں تاکہ مہمانوں کی خدمت میں صرف کی جاسکیں۔

جس کے مہمان تھے اس نے خود ہی انتظام کر دیا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ نے مہمان نوازی کی جو اعلیٰ روایات قائم فرمائی ہیں وہ ہر احمدی کے لئے مشعل راہ ہیں۔ خدا کرے کہ جملہ احباب جماعت ان روایات کی کماحقہ اتباع کرنے والے ہوں۔

فرسٹ ائر فول بنانے کی رسم

آج کل کالجوں میں فرسٹ ائر کے طلباء اپنا نیا تعلیمی سال شروع کر رہے ہیں۔ 8۔ ستمبر کو کالج کھلے اور نئے داخل ہونے والے طلباء و طالبات اپنے اپنے کالجوں میں پہنچے تو کالج کے سینئر طلباء و طالبات نے نئے آنے والے طلباء اور طالبات کو گھیر لیا۔ کسی کے کپڑوں پر سیاہی پھینکی کسی کے منہ پر، کسی کو کسی طرح تنگ کیا اور کسی کو کسی طرح۔ یہ سلسلہ صرف پہلے دن ہی نہیں تھا بلکہ دو تین دن گزرنے کے بعد بھی کم و بیش جاری ہے۔

ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے مہمان نوازی کی کیسی اعلیٰ روایات قائم کیں۔ کالجوں میں نئے داخل ہونے والے طلباء و طالبات بھی تو نئے نئے مہمان ہوتے ہیں۔ ان کا تکلیف دہ طریق پر استقبال کرنے کی روایت جس نے بھی قائم کی ہے اس کو دین کا اور دین کی حسین تعلیمات کا یقیناً کوئی پتہ نہیں۔ دراصل یہ تکلیف دہ رسم مغربیت کا وہ ورثہ ہے جس کا اعلیٰ دینی قدروں اور مشرقی روایات سے کوئی تعلق نہیں۔ ذرا سوچئے کہ اگر نئے آنے والوں کو پھول پیش کئے جائیں۔ نئے آنے والوں کو ساتھ بٹھا کر کالج کی تعلیم کے بارے میں رہنمائی دی جائے۔ ان کو بتایا جائے کہ سکولوں اور کالجوں کے انداز تدریس میں کیا فرق ہے۔ اپنے اپنے کالجوں کے کمروں کو ریڈورز لائبریری وغیرہ کی سیر کروائی جائے۔ سینئر طلباء و طالبات کے چھوٹے چھوٹے گروپ نئے آنے والوں کو ساتھ لے کر کینٹین یا ٹک شاپ پر جا کر ان کو ہلکی پھلکی ٹریٹ دیں۔ تو نئے آنے والوں کے دلوں میں کتنی خوشیاں جنم لیں گی۔ کتنا سکون اور کتنا آرام ملے گا۔

لذتوں کے حصول کا رخ بدلا کر تو دیکھیں اس میں کتنا لطف اور روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

ملکوں ملکوں سے لوگ آئے سارے بھائی بھائی
ایک امام کی ہر آواز کی ہوتی ہے شنوائی
اللہ رکھے، ہم سب کو اس جلسے پر ہے مان
شادابی سے بھر دی اس نے روحوں کی گہرائی
ہم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر مانگی سب کی خیر
اور تاثیر بفضلِ ایزد جیسے دوڑی آئی

(لندن) ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر محمد اسلم صابر- نائب صدر عمومی ربوہ

گاہے گاہے باز خواں- ممنونِ احسان

کسی فارسی شاعر کا قول ہے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

عشق آغاز میں سرکش اور خونی ہوتا ہے۔ تاکہ غیر کا خیال دل سے جاتا رہے شاید ہمارے عشق کا آغاز بھی 2 ستمبر 1996ء کو ہوا۔ جب عشق نے بیت المہدی میں سرکشی دکھائی۔ یہ دن میری زندگی کا ناقابل فراموش دن ہے۔ کسی قدر تفصیل اس اجمال کی ذیل میں رقم ہے۔

2 ستمبر 1996ء کو 15-5 بجے شام پندرہ روزہ اجلاس صدران بحیثیت قائم مقام صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ خاکسار کی صدارت میں دفتر صدر عمومی میں منعقد ہونا تھا۔ عصر بیت المہدی متصل دفتر صدر عمومی میں ادا کرنے کے لئے پہلی صف میں بیٹھا تھا۔ ڈیزرٹ کولر عین میرے سامنے تھا۔ عبادت کا وقت 45-4 بجے شام مقرر تھا۔ جونہی وقت ہوا۔ عبادت کرنے والے صفوں میں کھڑے ہو گئے۔

مصلحت خداوندی عین اس وقت امام بیت المہدی محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے دوستوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ ایک منٹ کے لئے بیٹھ جائیں۔ ضروری اعلان کرنا ہے احباب بیٹھ گئے۔ ابھی صوبیدار صاحب نے ایک فقرہ ہی کہا تھا۔ کہ زبردست بم دھماکہ ہوا۔ بم کسی تخریب کار نے اس کولر میں نصب کر رکھا تھا۔ جس کے سامنے میں بیٹھا تھا۔ مجھے ذرا بھی احساس نہیں ہوا۔ کہ کیا ہوا ہے اگر حالت قیام میں یہ حادثہ رونما ہوتا۔ تو خدا جانے کس قدر نقصان ہوتا۔ کتنی جانیں اس کی بھینٹ چڑھ جاتیں۔

فضل عمر ہسپتال کچھ دیر بعد کسی نے رحم کھاتے ہوئے مجھے پیچھے سے سہارا دے کر صف پر سے اٹھایا۔ جہاں میں مرغ بسمل بنا پڑا تھا۔ میں نے اٹھانے والے سے نیم ہوشی میں کہا۔ "سمجھ نہیں آئی۔ چکر آیا اور گر پڑا" خدا بھلا کرے اس محسن کا۔ اس نے اٹھا کر صحن میں لا کھڑا کیا۔ تھوڑا سا چلایا۔ خون کے قطرے فرش پر گرتے نظر آتے تھے۔ بعد ازاں مجھے اٹھا کر باہر کھڑی ایک کار میں ڈالا اور فضل عمر ہسپتال لے گئے۔ عجیب حالت تھی۔ کراہ بھی رہا تھا۔ لیکن درد کا احساس بھی نہ تھا۔ گویا

درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

جسم میں لکڑی، اینٹ، شیشے کے ٹکڑے جگہ جگہ پیوست تھے۔ خدا تعالیٰ بہترین جزا عطا فرمائے فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر صاحب۔ ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کو۔ کہ انہوں نے نہایت سرعت اور فرض شناسی کے ساتھ زخمیوں کو سنبھالا۔ اور ہم دو جاں بلب مجروحوں کی جان بچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ خصوصاً ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرجن کا احسان تا عمر یاد رہے گا۔ انہوں نے بہت محنت کی۔ اور سارے ٹکڑے چن چن کر نکال باہر کئے۔ البتہ ایک لکڑی کا ٹکڑا اب بھی بطور یادگار سینہ میں محفوظ ہے۔

ہومیو پیتھی مجھے ایمرجنسی روم میں پہنچایا گیا۔ جاتے ہی ایک خوراک ہومیو پیتھی کھلائی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ حضرت صاحب نے بھجوائی ہے۔ جس سے یک گونہ سکون ملا۔ کچھ کچھ ہوش تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ کچھ معلوم نہیں۔

I.C.U کئی روز بعد ہوش آیا۔ تو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں تھا۔ جسم پر نظر پڑی۔ تو۔

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

شکر باری تعالیٰ میرے لئے یہ بات حیران کن تھی۔ کہ بے شمار زخموں کے باوجود جسم میں کہیں کوئی درد نہ تھا۔ اور اندمال تک یہی کیفیت برقرار رہی۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ زخم سب چھاتی۔ چہرے اور بازوؤں کے سامنے کے حصہ پر تھے۔ پشت پر کوئی زخم نہ تھا۔ معاً عرب شاعر حصین مُرّی یاد آیا۔

(ترجمہ) ہمارے زخموں کا خون ایڑھیوں پر نہیں۔ بلکہ پنجوں پر بہتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہم پیٹھ نہیں دکھاتے زخم چھاتیوں پر کھاتے ہیں۔

آنکھ مزید معلوم ہوا۔ کہ بائیں آنکھ بینائی سے محروم ہو چکی ہے تو بے اختیار زبان سے نکلا۔

تو ایک آنکھ ہی تو ہے۔ جو بے نور ہوئی۔ مگر اے آنکھ تو نے راہ خدا میں یہ تکلیف اٹھائی ہے۔

مقام شکر ہے۔ کہ گنہگار کی بائیں آنکھ اندھی ہوئی۔ اور مشابہت دجال سے بال بال بچا۔

یادداشت کا امتحان انتہائی نگہداشت کے وارڈ آئی سی یو میں جسمانی کمزوری کا تو احساس شدید تھا ہی۔ حافظے پر بھی شک گزرا۔ سوچنے لگا۔ کیسے آزماؤں۔ دل سے صدا اٹھی۔ پگلے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے بہتر وسیلہ آزمائش کیا ہو گا۔ فوراً (کلام الٰہی) کی تلاوت شروع کر دی۔ نصف پارہ صحیح دہرا لیا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ یادداشت محفوظ تھی۔ سچ ہے۔

"تم اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے"

فیصل آباد حادثہ کے دو ہفتہ بعد تک طاقت کچھ کچھ بحال ہوئی۔ چلنے پھرنے لگا۔ تو آنکھ کے علاج کے لئے فیصل آباد بھجوایا گیا۔ الائیڈ ہسپتال میں ماہرین چشم کی نگرانی میں اپریشن ہوا۔ مگر بینائی بحال نہیں ہوئی۔ ماہرین مایوس ہیں۔ مگر بندہ عالی جناب اس کی رحمت سے مایوس نہیں۔ فیصل آباد میں علاج کے سلسلہ میں محترم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب نے بہت مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ایک ماہ تک قبض کے باعث نظام انہضام بگڑا رہا۔ رات کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلتی۔ حالت شادؔ امرتسری کے مطلع کی مصداق تھی۔

رات ہماری تارے گنتے کٹتی ہے
اور اسی دھن میں آخر پو پھٹتی ہے

شادؔ کی یہ غزل خود ان کی رائے میں ان کی بہترین غزل ہے۔ اجازت دیں اسی غزل کے چند مزید اشعار حافظہ کے کشکول سے پیش خدمت کروں امید ہے آپ کو بھی پسند آئیں گے مجھے بہت پسند ہیں۔

چپکے سے پھر سانس کا پنچھی کہتا ہے
اٹھ مورکھ اب پریم کی مایا بٹتی ہے
سندر ناری بات ہماری دھیان سے سن
دان نہ دینے سے دھن دولت گھٹتی ہے
شاد بڑا ہی مورکھ ہے اب روتا ہے
رونے سے کب سانس کی ڈوری کٹتی ہے

ممنون احسان خدائے غفور و رحیم کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ محض اپنے فضل سے اپنے بندہ حقیر پر تقصیر کو اتنے خطرناک حادثہ میں معجزانہ زندگی عطا فرمائی۔ اسی طرح میرے ساتھ درجن بھر دیگر زخمیوں کو کو صحت و عافیت سے نوازا۔ خصوصاً عزیز شفیق احمد جو میرے ساتھ شدید زخمی حالت میں آئی سی یو میں تھے۔ اب اپنا کام کاج کر رہے ہیں۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

یہ غلام اپنے پیارے اور بیحد شفیق آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں پاتا۔ حضرت صاحب نے دعاؤں اور دواؤں سے نوازا۔ اور آپ کے وسیلہ سے احباب جماعت کی دعائیں حاصل ہوئیں۔

خاکسار احمدیہ ٹیلی ویژن کا تہہ دل سے ممنون ہے۔ کہ انہوں نے حادثہ کی خبر کو فوری طور پر دنیا بھر میں نشر کر دیا۔ اور احباب جماعت کو دعا کی تحریک کی۔

اسی طرح روزنامہ الفضل کے عملہ خصوصاً مدیر صاحب الفضل محترم نسیم سیفی صاحب کا بھی خاص طور پر ممنون احسان ہوں۔ کہ انہوں نے الفضل میں تفصیلی خبر شائع کی۔ جس سے نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بیرون پاکستان بھی احباب جماعت کو دعاؤں کا موقعہ ملا۔ بہت سے دوست ہسپتال میں عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے سب کا ممنون احسان ہوں اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

ایک اچھی بات

ہر بیماری کی دوا ہے۔ پس اگر بیماری کی صحیح دوا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ اچھا ہو جاتا ہے۔

شاندار جذبہ اخوت مرکز میں اس قسم کا حادثہ ہو۔ اور پروانے بے قرار نہ ہو جائیں۔ یہ ممکن ہی نہیں۔ پوری دنیا میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ احباب جماعت درد دل سے دعاؤں میں لگ گئے۔ ہمارے دکھ کو ذاتی دکھ جانا۔ اس کا اظہار کئی خطوط سے ہوا۔ جو اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان سے عاجز کو موصول ہوئے۔ یہی تو امامت کی خصوصی برکت ہے۔ کہ تمام افراد جماعت موتیوں کی طرح ایک سلک میں پروئے گئے ہیں۔ اور کسی ایک دانہ میں معمولی سی حرکت پوری لڑی میں ارتعاش پیدا کرتی ہے۔ یہ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ روئے زمین پر یہ نعمت اور یہ امتیاز صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ میں اس محبت ہمدردی کے لئے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

قارئین کرام میں نے اپنی قابل احترام بہنوں اور بھائیوں کی مخلصانہ دعاؤں کی تاثیر کو خود محسوس کیا۔ اور اپنے تاثرات کا اظہار ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کیا ہے

کیا کہوں اے دوستو کیا کیا کما لائی دعا
دست عزرائیل سے مجھ کو چھڑا لائی دعا
نامہ اعمال تو میرا سیہ تھا سب کا سب
بن کے رحمت کی مگر کالی گھٹا چھائی دعا

خدام الاحمدیہ میں اپنے تمام احمدی نوجوانوں کے جذبہ ایثار و قربانی کو سلام پیش کرتا ہوں۔ جو حادثہ کی خبر سن کر بے تابانہ بلڈ بینک کی طرف دوڑتے آئے۔ اور خون پیش کرنے میں مسابقت کا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ سنا ہے۔ یہ ایک انوکھا منظر تھا۔ "زندہ باد خدام الاحمدیہ"! جس قوم کو ایسے نوجوان میسر ہوں اس کے درخشاں و تابندہ مستقبل میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

پلاسٹک سرجری 30 جولائی 1997ء کو محترم ڈاکٹر ناصر احمد ملک صاحب سرجن واہ کینٹ نے فضل عمر ہسپتال میں پلاسٹک سرجری کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے۔

درخواست دعا تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد پھر ایک بار دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ مگر اس سے قبل اس ضمن میں ایک دلچسپ واقعہ سماعت فرمائیں۔ میرے شاگرد اور رفیق کار محترم عبدالہادی ناصر صاحب حال مقیم امریکہ نے بتایا۔ کہ وہاں ان کے ایک یہودی شریک کار کی والدہ علیل ہو گئیں۔ وہ ان کو اکثر عبادت کرتے دیکھتا تھا۔ اس نے ان سے اپنی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ نصیر احمد شاہد

برطانیہ کا ہوائی اڈہ ہیتھرو

اعداد و شمار کے لحاظ سے

ہیتھرو ائرپورٹ کا رقبہ تین ہزار ایکڑ ہے۔ عام طور پر اس کے دو رن وے زیر استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ تیسرا مخالف ہوا کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ 1996ء میں ہیتھرو ہوائی اڈے کی پچاسویں سالگرہ منائی گئی۔

1987ء سے اسے پرائیویٹ ادارہ بنا دیا گیا ہے اور اس کے جملہ امور کی انجام دہی BAA PIC کے ذریعہ ہوتی ہے۔ BAA اس ہوائی اڈا کے بڑے بڑے منصوبوں پر ہر کام کے روز ایک ملین پونڈ لگاتی ہے۔

ACI (ائرپورٹ کونسل انٹرنیشنل) کے مطابق مسافروں کی تعداد کے لحاظ سے ہیتھرو دنیا کا پانچواں بڑا ہوائی مستقر ہے۔ اور برطانوی اقتصادیات میں سالانہ 3 بلین پونڈ ڈال رہا ہے۔ جبکہ ہوائی اڈے کے علاقہ میں 80 ہزار اور خود ہوائی اڈہ پر 50 ہزار ملازمتیں بھی مہیا کرتا ہے۔

اس کے 4 ٹرمینلز ہیں۔ پہلا ٹرمینل بہت ہی مصروف ہے جہاں سے 22 ملین مسافر ہر سال گزرتے ہیں۔

برطانوی برآمدات کا چالیس فیصد ہیتھرو سے ہی جاتا ہے۔ اس ہوائی اڈے پر 90 سے زائد ہوائی کمپنیوں کے دفاتر موجود ہیں۔ اور ہر روز گیارہ سے بارہ ہزار کے درمیان پروازیں ہوتی ہیں۔ جب ہوائی جہازوں کے آنے جانے میں گہما گہمی عروج پر ہو تو ہر نوے سیکنڈ بعد کوئی نہ کوئی جہاز اتر رہا ہوتا ہے یا پرواز کر رہا ہوتا ہے۔

1996ء میں 5 کروڑ 40 لاکھ سے زائد مسافر ہیتھرو سے گزرے یہ تعداد برطانیہ کی آبادی کے لگ بھگ ہے۔ کل مسافروں کی تعداد کا تیس فیصد اس ہوائی اڈے پر اپنے جہاز تبدیل کرتے ہیں۔ اور ان میں سے 64 فیصد مسافر اکیلے سفر کرتے ہیں۔

213 مقامات تک ہیتھرو سے بلاواسطہ پرواز ہوتی ہے۔ یہاں سے اکثر مسافروں کی منازل مقصود نیو یارک ایڈنبرگ' گلاسگو' بیلفاسٹ' مانچسٹر' ایمسٹرڈم' ڈبلن' پیرس' ٹورانٹو اور لاس اینجلس ہوتی ہیں اور دنیا کے جن مختلف مقامات سے مسافر ہیتھرو کی طرف آتے ہیں ان کے نام ہیں:۔ نیو یارک' شکاگو' سان فرانسسکو' واشنگٹن' بوسٹن' ڈبلن' ایڈنبرگ' میامی' مانچسٹر اور ٹورانٹو۔

ہیتھرو سکائی پورٹ کے نام سے ایک ہفتہ وار رسالہ بھی نکلتا ہے۔ اس ہوائی اڈے پر آگ بجھانے کے دو سٹیشن ہیں میٹروپولیٹن پولیس کے چار سو کارندے ہیں اور حفاظتی عملہ کی تعداد ایک ہزار ہے۔ بیک وقت 350 گاڑیاں پارک ہو سکتی ہیں اور ہر سال ایک ملین ٹیکسی اس ہوائی اڈے کا چکر لگاتی ہے۔

ہیتھرو کا ایک چرچ ہے جو سینٹ جارج کے نام سے موسوم ہے۔ ائرپورٹ کا ایمرجنسی نمبر 222 ہے روزانہ بیسیوں مرتبہ یہ نمبر بجتا ہے۔ اس ہوائی اڈے پر کیمبرج شہر جتنی بجلی استعمال ہوتی ہے۔ ہر روز سامان کی نو ہزار ٹرالیاں استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ ہر ٹرالی اوسطاً 8 کلو میٹر چلتی ہے۔

ہیتھرو پر 200 جہاز پارک ہو سکتے ہیں' اور عملہ کی گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے 11 جگہیں ہیں' BCU (Bird Control unit) جو کہ جانوروں کو ایک الگ جگہ رکھنے والا عملہ ہے ایک سال میں ایک لاکھ ریپٹائل اور پچاس ہزار ممالیہ جانوروں کو سنبھالتا ہے۔

ہوائی اڈے پر آنے والے سامان کے آئیٹمز کی تعداد 80 ملین ہے اور ان کا اوسط وزن 20 کلو ہے۔ ہوائی اڈے پر موجود دفاتر نے 8 لاکھ مربع میٹر علاقہ گھیرا ہوا ہے۔ ہر سال 5 لاکھ پونڈ آرٹ کے فن پاروں کے حصول کے لئے خرچ کئے جاتے ہیں۔

BAA کی ٹوٹل سالانہ آمد (1.1 بلین پونڈ) کا خاطرخواہ حصہ اسی تجارت سے آتا ہے۔ اسی لئے ہوائی اڈے کے رقبہ کا 10% تجارت کے لئے مخصوص ہے۔ اس جگہ 30 کمپنیاں اپنا کاروبار چلا رہی ہیں۔

تیس فیصد خرید و فروخت ملبوسات کی ہوتی ہے۔ ذاتی خرید و فروخت کی سروس کا بھی انتظام ہے۔ ٹیکس فری دوکانوں پر ہر سات سیکنڈ بعد سکاش کی ایک بوتل بکتی ہے۔ یہاں سب سے زیادہ بکنے والی خوشبو Chanel No 5 ہے۔ ہر سال 3 لاکھ کے قریب کیمرہ کی فلمیں بکتی ہیں۔ مشہور و معروف شخصیات کو دیکھنے کی جگہیں ٹرمینل 3 یا 4 میں سمندری کھانوں کے بار ہیں۔

پریس والوں نے مستقل طور پر 7 فوٹو گرافرز 3 اخباری نمائندے' ایک ٹی وی رپورٹر اور ایک کیمرہ مین کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔

ہر روز 40' 50 وی آئی پی مہمانوں کی خدمت کے واسطے خاص سہولت بہم پہنچانے کے لئے 11 خصوصی افسران مقرر ہیں۔ معلومات بہم پہنچانے والے دفتر کا عملہ 25 زبانیں بولنے والے افراد پر مشتمل ہے۔ ان زبانوں میں اشاروں کی زبان بھی شامل ہے۔

ہیتھرو ہوائی اڈے پر آنے والے مسافروں میں سے تقریباً ایک کروڑ 20 لاکھ مسافر بذریعہ ریل آتے ہیں۔ 1998ء میں "ہیتھرو ایکسپریس" Paddington ریلوے سٹیشن سے ہوائی اڈہ تک 16 منٹ کا ریل کا رابطہ قائم کرے گا۔

ہیتھرو کے اپنے قدرتی ذخائر ہیں۔ جس کی حفاظت کے لئے ایک فل ٹائم چوکیدار رکھا ہوا ہے۔ ہوائی اڈے کی انتظامیہ ہر سال 101 ملین پونڈ ماحولیات پر خرچ کرتی ہے۔ اس میں سے کچھ رقم ہر سال 50 ہزار پودے خریدنے کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔

(EN ROUTE جولائی 1997ء)

O

کل رات جو دیکھی تھی عجب رؤیا تو میں رویا
وہ مجھ سے گلے مل کے جو رویا تو میں رویا

میں نے جو مسافر کی تھکن گود میں رکھ لی
اس نے مرے دامن کو بھگویا تو میں رویا

موتی تیری یادوں کے جو بکھرے تو ہنسی آئی
پلکوں سے جو یادوں کو پرویا تو میں رویا

کٹیا کی تو قسمت میں تھا بارش سے گلے ملنا
سیلاب نے بستی کو ڈبویا تو میں رویا

اظہار نے رستہ تو بنانا تھا بہ ہر طور
وا ہو نہ سکے جب لب گویا تو میں رویا

بے چینی مقدر میں لکھی تھی میرے قدسیؔ
جب میری طرح وہ بھی نہ سویا تو میں رویا

عبدالکریم قدسی

ڈاکٹر امتہ المصور سمیع۔ گنگارام ہسپتال لاہور

آنکھوں کی الرجی

آج کل گرمی کا موسم ہے۔ اس موسم میں آنکھوں کی ایک بیماری بچوں میں بہت عام ہو جاتی ہے جسے "آنکھوں کی الرجی" کہتے ہیں۔ اس میں آنکھ کی باریک جھلی میں الرجی ہو جاتی ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل علامات ہیں۔

1۔ یہ بیماری عام طور پر لڑکوں میں ہوتی ہے۔
2۔ آنکھوں کا سرخ ہونا (بہت زیادہ)۔
3۔ آنکھوں کو بار بار رگڑنا۔
4۔ آنکھوں میں بار بار پانی آنا۔
5۔ آنکھوں کا سوج جانا۔

یہ بیماری اگر علاج نہ کیا جائے تو بینائی بھی متاثر کر سکتی ہے۔ جس میں قرنیہ پر خون کی نالیاں پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں اکثر ان بچوں کے ناک سے بھی پانی وغیرہ آتا ہے۔

اس بیماری کی صحیح وجہ معلوم نہیں مگر کہا جاتا ہے کہ یہ بیماری سورج کی گرمی' فضا سے مختلف قسم کے ذرات کی وجہ سے یا مٹی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مختلف قسم کے Cosmetic بھی یہ تکلیف کر سکتے ہیں۔

آج کل یہ بیماری بڑوں میں خاص کر خواتین میں بھی عام ہو رہی ہے۔

کیونکہ ہماری خواتین آنکھوں کا میک اپ اب کافی زیادہ کرنے لگ گئی ہیں (اور پھر میک اپ صحیح طرح سے آنکھوں سے اترتا نہیں)

ہمارے کئی معالج مریضوں کو اس کا علاج Steroid آئی ڈراپس تجویز فرماتے ہیں جو مریض کئی سال تک ڈالتے ہیں بغیر کسی احتیاط کے وقتی طور پر آرام تو آجاتا ہے مگر کالا موتیا جیسی Complication ہو جاتیں ہیں۔ جن کا علاج ناممکن ہو جاتا ہے۔

آنکھوں کے لئے احتیاطیں۔

1۔ آنکھوں میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے بکثرت ڈالیں۔
2۔ دھوپ کا چشمہ بڑے اور بچے باقاعدگی سے استعمال کریں۔
3۔ آنکھوں کی کسی دوائی کا بے دریغ استعمال نہ کریں لمبے عرصے کے لئے۔
4۔ Steroid آئی ڈراپ کا استعمال احتیاط سے کریں بچوں میں خاص کر۔
5۔ آنکھوں کے علاج کے لئے آنکھوں کے ماہر سے ضرور مشورہ کریں۔
6۔ بچوں کو دھوپ سے بچائیں گرمیوں میں ہیٹ وغیرہ ضرور استعمال کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم مہر عاشق محمد سیال سرگانہ

ریاض احمد سرگانہ

میرے والد صاحب 23۔ ستمبر 1900ء کو میرے دادا مہر محمد اعظم (رفیق بانی سلسلہ احمدیہ) کے ہاں دوسرے پسر کے طور پر موضع باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔

والد صاحب عبادات کے انتہائی پابند اور آخر شب عبادت کرنے والے انسان تھے۔ والد صاحب خوش شکل تھے' چہرہ نورانی تھا جس سے اپنے پرائے سب متاثر ہوتے۔ سر پہ کلہ والی سفید ململ کی پگڑی باندھتے۔ لباس قمیض اور تہبند یا شلوار پہنتے۔

والد صاحب بہت ہی ذہین و فطین انسان تھے' قدرت کی طرف سے بلا کا حافظہ پایا۔ 72 سال کی عمر میں اپنی خود نوشت سوانح حیات تحریر فرمائی۔ جو بھی واقعہ بیان کیا' تاریخ۔ ماہ اور سال کے ساتھ بیان کیا۔ اس میں مختلف جگہ پر تقریباً 157 مختلف تاریخیں تحریر کی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر انسان ورطہ حیرت میں گم ہو جاتا ہے۔ ہم سب کی زندگی میں مختلف حالات اور واقعات تو گزرتے ہی رہتے ہیں لیکن ہم میں سے بہت کم ہوں گے جو ان واقعات کو باقاعدہ تاریخ کے حوالے سے یاد رکھیں۔ اس مضمون میں اس تحریر سے جابجا استفادہ کیا گیا ہے۔

والد صاحب کی شخصیت اس قدر پرکشش تھی کہ جو شخص ایک دفعہ مل لیتا دوسری دفعہ ملنے کی دل میں کسک محسوس کرتا۔

والد صاحب اپنے پرائے ہر ایک کے کام آنے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے۔ انسان دوست انسان تھے۔ ان کی اس دوستی کا ثبوت ان کی سوانح حیات میں اس طرح سے ملتا ہے کہ انہوں نے مختلف جگہوں پر تقریباً نو سو نام تحریر کئے ہیں جنہیں وہ ذاتی طور پر جانتے تھے۔

میٹرک تک تعلیم پائی' اس کے بعد قانون گوئی کا امتحان فرسٹ گریڈ سے پاس کیا۔ 1923ء سے 1962ء تک مختلف اضلاع میں بطور دفتر قانون گو اور کبھی گرداور قانون گو ملازمت کی۔ 1962ء سے 1973ء تک باگڑ اپنی زمینوں پہ زمیندارہ کیا۔ یکم دسمبر 1973ء کو اپنی جان' جان آفریں کے سپرد کر دی۔

1919ء میں 19 سال کی عمر میں حضرت امام جماعت ثانی کے ہاتھ پہ بیعت۔

والد صاحب نے احمدیت خود اپنی ذاتی تحقیق و جستجو کے نتیجہ میں قبول کی۔ میٹرک کے امتحان کے بعد فارغ اوقات میں احمدیت کے موضوع پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور دیگر علماء کی تقریب 50 کتب کا مطالعہ کرکے 1919ء کے جلسہ سالانہ قادیان اپنے چچا مہر صالح محمد کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جلسہ سالانہ پہ حضرت امام جماعت ثانی تقریر فرما رہے تھے کہ والد صاحب کو ایک کشفی نظارہ دکھایا گیا۔ قبول احمدیت کے پورے واقعہ کو والد صاحب یوں بیان کرتے ہیں "میرا چچا مہر صالح محمد پٹواری جلسہ پہ جا رہا تھا۔ میرے والد صاحب نے مجھے 20/- روپے برائے جلسہ قادیان دئے' کہ جا کر دیکھ آؤ۔ ان دنوں ٹانگوں پہ لوگ جاتے تھے۔ سڑک خام تھی۔ شام کو قادیان پہنچے۔ سویرے جلسہ میں تقریریں' علماء کی شروع ہوئیں۔ حضرت امام جماعت الثانی جلسہ کی افتتاحی تقریر فرما کر گھر تشریف لے گئے۔ ادھر میرا چچا مجھے بیعت کے لئے ترغیب کرنے لگا۔ میں نے عرض کی' میں اس امر کو سمجھتا ہوں۔ بیعت کے معنی ہیں اپنے آپ کو دوسرے کے پاس فروخت کرنے کے مترادف۔ جب تک انسان کا دل اس طرف راغب نہ ہو یہ سودا پروان نہیں چڑھتا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہا ہوں جب تک کوئی نشان اللہ تعالیٰ نہ دکھائے گا' میرا بیعت کرنا محالات سے ہے۔ دوسرے دن جلسہ سالانہ حضرت امام جماعت الثانی کی صدارت میں 2 بجے شروع ہوا۔ جس میں حضرت صاحب کی جدید نظم پیش کی گئی۔

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

حضرت صاحب کے سامنے شامیانے کے تحت اپنے چچا کے پاس' حضرت صاحب کے چہرہ پر نظر پڑ رہی تھی۔ یکایک نور کے نظارہ نے مجھے اپنی آغوش میں لے لیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ شامیانہ کی چھت سے نور (—) نکل کر حضرت صاحب کے دماغ پر پڑ رہا ہے۔ اس کے بعد وہی نور حضرت صاحب کے ہر دو چشموں سے نکل کر میرے سینہ پر پڑنے لگا۔ (—) نور بدستور جاری تھا۔ میرے دل کی کیفیت یہ تھی کہ اس کو نور کی رو زبردست چکر دے رہی تھی۔ دس منٹ کے بعد وہ کیفیت اور نظارہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا اور میں واپس زمینی حالت میں آ گیا۔ اسی وقت اپنے چچا کا کندھا ہلا کر عرض کی کہ آج بیعت کروں گا۔ انہوں نے پوچھا کیسے' میں نے عرض کی اب عرفان کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ حضرت صاحب کی زبان مبارک سے موتیوں کی بارش ہو رہی ہے۔ حضرت صاحب کی تقریر کے بعد عرض کروں گا کہ کیسے افشاء ہوا۔ نور کے چکر سے جو دل و دماغ میں وساوس تھے' وہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دھل گئے۔

رات کے نو بجے قصر امامت میں اور احباب کے ساتھ میری بیعت ہوئی۔ بڑی خوشی سے سکھ کا سانس نصیب ہوا۔"

والد صاحب کے حکم کی اطاعت۔

میرے دادا مہر محمد اعظم کو رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہونے کے ناطے سچے خواب آیا کرتے تھے۔ اسی طرح ایک خواب سخت سردیوں کے مہینے میں دسمبر میں آیا' جسے پورا کرنے کے لئے والد صاحب کمربستہ ہو کر گھر سے نکل کھڑے ہوئے فرماتے ہیں "دسمبر 1920ء میں والد صاحب کو خواب میں ایک نظارہ اللہ تعالیٰ نے دکھایا' تو انہوں نے رات کے چار بجے مجھے اٹھا کر کہا کہ گھوڑے پر زین رکھ لو' نہر سدھ نئے کے پار ہو کر کسی کلاں کمرڑ کے شرق جانا اور گھوڑے کو جنوب کی طرف چلانا۔

جب کپاس کے سامنے جانا تو گھوڑے کو کسی سے پار کر کے اپنی کپاس میں جانا' وہاں مجھے چور دکھائے گئے ہیں۔ وہ ہماری کپاس چن رہے ہیں۔ انہیں پکڑ کر میرے سامنے پیش کرنا۔ میں گھوڑے پر سوار ہو کر حسب ہدایت والد صاحب کپاس میں گیا۔ کیا دیکھتا ہوں' رات چاندنی تھی' تین اشخاص جو کہ ہمارے ملازم تھے' کپاس چن رہے تھے۔ ان کے پاس ڈیڑھ من کے قریب کپاس تھی۔ ان کو بمعہ کپاس والد صاحب کے پیش کیا۔ کپاس ان سے لے لی گئی۔

دراصل والد صاحب تہجد گزار تھے۔ ان کے خواب عام طور پر سچے ہوتے تھے۔

خطرے میں بھی راست گوئی

ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "1920ء میں والد صاحب' چچا مہر صالح محمد' بڑا بھائی مہر محمد یار اور بندہ موضوع سندیانوالہ سے دو مولوی' ہم اکٹھے قادیان کے جلسہ میں گئے۔ تین دن کے بعد ہمارا ارادہ ہوا کہ کارخانہ دھاریوال سے گرم کپڑے برائے کوٹ' کمبل خریدیں۔ صبح کھانا کھا کر پیدل چلے۔ دو بجے دھاریوال پہنچے۔ دو افراد کو کارخانے میں داخلہ کی اجازت ملی۔ ہر دو بزرگ اندر گئے۔ چار کمبل اور چار کوٹوں کے لئے کشمیرا خرید لائے۔ جب کارخانہ سے باہر آئے تو شام کے چار بج چکے تھے۔ سوچا رات کو چاندنی رات ہو گی' قادیان چلے جائیں گے۔ ایک میل تک سورج غروب ہو گیا۔ ہم راستہ بھول گئے۔ دسمبر کے دن تھے۔ سردی غضب کی تھی۔ راستہ میں آبادی سے دور گزرتے تھے' گندم کی فصل سے گزرتے رہے' جس کی شبنم سے کپڑے بھیگ گئے اور ہم سردی سے ٹھٹھر گئے۔ موضع کھارا جو قادیان سے شمال ہے' وہاں تھک کر اور ٹھٹھر کر ایک چھوٹا سا کمرہ درختوں میں دیکھا' آرام کی خاطر وہاں بیٹھ گئے سردی دور کرنے کے لئے آگ جلائی نصف میل کے فاصلہ پہ سکھ جاٹ گڑ بنا رہے تھے انہوں نے جب اپنے کھیتوں میں آگ جلتی دیکھی' تو ایک سکھ ہاتھ میں ڈانگ لئے ہماری طرف آیا۔ ایک بیگھہ کے فاصلہ پر کھڑا ہو گیا اور اونچی آواز میں پوچھا کون ہو۔ میں بولا اللہ کے بندے۔ وہ چلا آیا۔ ہمارے پاس بیٹھ کر ہم سے گھربار پوچھنے لگا۔ چچا صالح محمد کچھ غلط بیانی کرنے لگا۔ میں نے ان کو کہا آپ چپ رہیں' میں بتاتا ہوں۔ میں نے صحیح بیان دیا کہ ہم ضلع ملتان کے باشندے ہیں اور مرزا صاحب کے مرید ہیں۔ سالانہ جلسہ دیکھنے آئے تھے۔ ارادہ بنا کہ کارخانہ دھاریوال سے کچھ گرم کپڑے لئے جائیں' لیکن مسافت میں رات پڑ گئی۔ راستہ بھول گئے۔ اب سردی کے باعث سخت پریشان ہیں۔ اگر ہمیں کچھ لکڑیاں لا دیں تو آپ کی مہربانی۔ اس نے کہا تلوں کی بھری لا دیتا ہوں۔ وہ چلا گیا۔ اس کی واپسی میں کچھ دیر ہو گئی۔ جس کے باعث ہم فکر مند ہوئے۔ ماجھا کا علاقہ ہے' لوگ ڈاکو ہیں کہیں ہمارے خلاف تیاری نہ کر رہے ہوں۔ ساتھیوں نے ارادہ کیا کہ جگہ بدل لیں' میں نے کہا بیٹھے رہو اللہ تعالیٰ محافظت فرمائے گا۔ چنانچہ سکھ آگیا اور ہم نے تلوں کے جلانے سے سردی کے اثرات کو کم کیا۔ اس رات کہر کافی تھی۔ اس سکھ نے ایک درجن گنے اپنے کھیت سے کاٹ کر ہمیں دیئے اور ہمیں نواب محمد علی آف مالیرکوٹلہ کی کوٹھی تک چھوڑ آیا۔ ہمیں راستہ بتاتا گیا' آپ خوش قسمت تھے کہ ہمارے کھیت میں بیٹھے' ورنہ آپ سے رقم اور کپڑے چھینے جاتے۔ ہمارے تعلقات مرزا صاحب سے خاصے ہیں۔ ہمیں وہ دوائیاں مفت دیتے ہیں۔ اگر کوئی مقدمہ ہو جائے تو افسران سے کہہ کر ہمیں چھوڑا دیتے ہیں لہٰذا ہم ان کے مریدوں کے بھی غلام ہیں۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت فرمائی۔"

چال چلن

والد صاحب نے اپنے چال چلن کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں۔ "دوران ملازمت مجھے ان مواضعات میں عورتوں کے امتحان سے گزرنا پڑا۔ باگڑ' طرف مبارک' کہروڑ پکا' لڈن مواضعات ضلع ملتان۔ موضع بکھڑی' ضلع جھنگ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں بندہ کی ذات محفوظ رہی۔ اب 72 سال کا ہو چکا ہوں تا حال اس فعل سے محفوظ ہوں۔ جس کو اللہ تعالیٰ رکھے' اسے کون چکھے۔"

امام وقت کی آواز پہ لبیک۔

حضرت امام جماعت الثانی کی تحریک' تحریک جدید دفتر اول میں شامل ہو کر 5 ہزاری مجاہدین کی صف میں شامل ہوئے۔ جس کا ذکر کتاب 1934ء تا 1953ء 5 ہزاری مجاہدین کے صفحہ نمبر 425 پر ہے۔ اسی طرح حضرت امام جماعت الثانی کی تحریک' وقف جدید میں 1958ء میں موضع باگڑ سرگانہ سے 36 کنال رقبہ زرعی دے کر شمولیت حاصل کی۔

اپنے عزیزوں سے حسن سلوک۔

فرماتے ہیں "1953ء میں میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے عہد میں احمدیوں کے خلاف تحریک جاری ہوئی جس کے نتیجہ میں احمدیوں کو جانی' مالی نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔ ان دنوں میری ملازمت قصبہ کہروڑ پکا میں تھی۔ ایک احمدی اسٹیشن ماسٹر تعینات تھا۔ تین ہزار کا مجمع مجھے اور اسٹیشن ماسٹر کو جداگانہ ملا۔ اور ہمیں نوٹس دیا کہ بارہ گھنٹہ کے اندر قصبہ چھوڑ کر چلے جاؤ' ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ رات کی گاڑی سے اسٹیشن ماسٹر چلا گیا۔ اسی طرح میں بھی رات کی گاڑی لودھراں پہنچ کر تحصیلدار صاحب سے ایک ماہ کی رخصت لے کر باگڑ گھر چلا گیا۔

میرے بیوی بچے پہلے سے باگڑ ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں پر میرے دو عزیز اکٹھے اس ارادہ پر روانہ ہوئے کہ ہم احمدیوں کے خلاف ہیں۔ ادھر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر کے متعلق ایران کا ردعمل

الجزائر میں جس طرح دہشت گردی ہو رہی ہے اور سینکڑوں انسانوں کو قتل کیا جا رہا ہے اس پر سب سے پہلے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے صدائے احتجاج بلند کی تھی اور بین الاقوامی برادری کو اس طرف توجہ دلائی کہ اب الجزائر میں حالات ایسی نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ ان کے متعلق کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

اب ایران نے بھی اس معاملے میں کوفی عنان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے بین الاقوامی برادری کو اس معاملے میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کو کہا ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ الجزائر میں معصوم لوگوں کے خلاف جس طرح قتل و غارت کا بازار گرم ہے اور جس کی مثال پہلے کہیں دیکھنے میں نہیں آئی اس سلسلے میں بین الاقوامی برادری کو فوری طور پر کچھ کرنا چاہئے۔ انہوں نے الجزائر کی حکومت سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ الجزائر کے عوام کی خواہشات کے مطابق مسئلے کو حل کرنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ انہوں نے خاص طور پر الجزائر کی حکومت کی توجہ رئیس قصبے میں ہونے والے قتل عام کی طرف دلائی جس میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 198 افراد ہلاک کئے گئے لیکن عینی گواہوں کے مطابق دو سو سے تین سو افراد کو قتل کر دیا گیا۔ یہ قتل عام پانچ سال سے ہونے والی خانہ جنگی میں سب سے زیادہ ہولناک تھا۔

الجزائر کی حکومت کی شروع سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ اس مسئلہ کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر نہ کیا جاسکے بلکہ اسے ایک اندرونی معاملہ کہہ کر اس پر پردہ ڈالا جائے۔ لیکن اب صورت حال اتنی خطرناک ہو چکی ہے کہ بین الاقوامی برادری کو اس معاملے میں کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا۔

OOO

گجرال کا امن منصوبے سے فرار

بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے کہا ہے کہ ہم نے صدر کلنٹن سے کہہ دیا ہے کہ دورہ امریکہ کے دوران مسئلہ کشمیر پر کسی صورت میں بھی گفت و شنید پر راضی نہیں ہوں گے۔ کیونکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ معاہدہ موجود ہے اور کشمیر کے متعلق تمام امور اسی معاہدہ کے تحت حل کئے جاسکتے ہیں۔ اس پر صدر کلنٹن نے مسئلہ کشمیر کو ہماری گفت و شنید کے ایجنڈے سے نکال دیا ہے اور اب اس ملاقات کے دوران کشمیر پر کوئی بات چیت امریکہ سے نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ شملہ معاہدہ کی موجودگی کی وجہ سے یہ مسئلہ کسی بھی بین الاقوامی فورم پر اٹھایا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بات چیت جو پاکستان اور بھارت کے سیکرٹریان خارجہ کی سطح پر ہو رہی ہے اس کا اگلا دور شروع ہونے والا ہے اور مسئلہ کشمیر کا حل آپس میں مذاکرات کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

یہ باتیں انہوں نے جاپان کے ایک ٹیلی ویژن نیٹ ورک کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے اس انٹرویو میں یہ بھی انکشاف کیا کہ جاپان پاکستان کو ایٹمی میزائلوں اور ہتھیاروں کی تیاری کے لئے امداد دے رہا ہے جو کہ بھارت کے نزدیک کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ بھارت اپنی خود مختاری کے لئے کشمیر پر کسی طاقت کی ثالثی قبول کرے گا نہ اپنے موقف سے دست بردار ہو گا۔ البتہ پاکستان سے جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کے لئے تیار ہے۔

اب یکایک بھارت نے دو طرفہ مذاکرات کے بارے میں اپنا رویہ بدل لیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گجرال پر بعض ایسی اندرونی قوتیں زور ڈال رہی ہیں جو اس امن منصوبہ کے خلاف ہیں۔ پاک بھارت لائن آف کنٹرول پر جو جھڑپیں ہوئی ہیں وہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہیں۔

پاکستان ان مذاکرات کے حق میں ہے اور چاہتا ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ کشمیر کے مسئلے کا حل جنگ و جدل کی بجائے مذاکرات کے ذریعہ ممکن ہو سکے۔ اور اگر بھارت نے ان مذاکرات کو ختم کرنے کی کوشش کی تو پاکستان کو اتنی جلدی اس کی اجازت نہیں دینی چاہئے تاکہ دنیا پر ظاہر ہو سکے کہ کون سی پارٹی اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جنگ و جدل کی بجائے مذاکرات چاہتی ہے۔

OOO

بارودی سرنگوں کا مسئلہ

لیڈی ڈیانا نے اپنی زندگی میں جو فلاحی کام جاری رکھے تھے ان میں بارودی سرنگوں کے خلاف جدوجہد بھی شامل تھی۔ اسی سلسلے میں اوسلو میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں لیڈی ڈیانا کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔

بارودی سرنگوں کا سب سے بڑا شکار افغانستان ہے جہاں روس نے اپنی جنگ کے دوران اس بدنصیب ملک چپہ چپہ پر بارودی سرنگوں کا جال بچھا دیا تھا جو اب سویلین آبادی کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہیں۔ افغانستان کی سرزمین کے نیچے اندازاً ایک کروڑ ایسی سرنگیں چھپی ہوئی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ملک کے وسیع علاقے زیر کاشت نہیں لائے جاسکتے۔ جس کے نتیجہ میں ملک میں زرعی پیداوار کا بحران ہے۔ تقریباً بیس ہزار افراد جن میں تیس فی صد بچے شامل ہیں ان سرنگوں کی وجہ سے معذور ہو چکے ہیں۔

اس مصیبت سے صرف افغانستان ہی دو چار نہیں بلکہ بوسنیا، انگولا اور کمبوڈیا بھی شامل ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان ملکوں میں دیہاتی علاقوں کا رہنے والا ہر تیسرا افراد ان سرنگوں کی وجہ سے معذور ہو چکا ہے۔

ان سرنگوں کے بنانے میں سب سے زیادہ حصہ امریکہ اور روس کا ہے اور یہ دونوں ممالک ہی اس سلسلے میں عملی تعاون نہیں کر رہے۔ اور امریکہ ہی وہ ملک ہے جو تمام دنیا میں انسانی حقوق کے علم بردار کا رول ادا کرتا ہے۔

OOO

مسئلہ کشمیر پر جاپان کی ثالثی

مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پاکستان کئی بار کہہ چکا ہے کہ وہ اس سلسلے میں امریکہ یا برطانیہ کی ثالثی قبول کرنے کو تیار ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں بھارت ہمیشہ ہی اس بات کو قبول کرنے سے انکار کرتا رہا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اصل مسئلے کا حل نہیں چاہتا بلکہ محض وقت گزاری کے لئے مذاکرات وغیرہ کا ڈھونگ رچاتا رہتا ہے۔ لیکن اب پہلی دفعہ بھارت کے وزیر اعظم آئی۔ کے۔ گجرال نے جاپان کی ثالثی قبول کرنے کا عندیہ دیا ہے لیکن ساتھ ہی اس کو ایسی شرائط سے مشروط کر دیا ہے کہ بقول شخصے نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی

بھارتی وزیر اعظم نے ایک جاپانی ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک کر دے اور ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کا یقین دلائے۔ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری بند کر دے اور کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری پر بھی کام روک دے اور اپنا میزائل پروگرام ترک کر دے تو وہ جاپان کی ثالثی کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس سلسلے میں انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے، تیار شدہ ایٹمی ہتھیاروں کو تلف کرنے، اور میزائل پروگرام کو ختم کرنے کے لئے جاپان اور بھارت ایک مشترکہ کمیشن قائم کریں۔ جو اس ایٹمی پروگرام کو تلف کرنے کے بعد رپورٹ کرے۔ اس رپورٹ کے آنے کے بعد بھارت پاکستان کے ساتھ تمام تنازعات کو پرامن طور پر حل کرنے کے لئے جاپان کی ثالثی قبول کرلے گا۔ اس پر ٹیلی ویژن کے نمائندے نے ان سے سوال کیا کہ کیا بھارت بھی اپنے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے اور ایٹمی اور کیمیائی ہتھیاروں کو تباہ کرنے کے لئے تیار ہے تو انہوں نے کمال معصومیت سے جواب دیا کہ بھارت ایک بڑا ملک ہے اس پر جنوبی ایشیا کی حفاظت کی ذمہ داری ہے جس کے لئے ایٹمی اور میزائل پروگراموں کو جاری رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ اسے بھارت سے کوئی خطرہ نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں چین کو بھی مورد الزام گردانا کہ اس نے ان پروگراموں کے لئے پاکستان کی مدد کی ہے اور پاکستان کو اپنے علاقہ میں ایٹمی دھماکہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور پاکستان کو سپر کمپیوٹر ٹیکنالوجی مہیا کر کے پاکستان کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

اگرچہ بھارت کی یہ پیش کش ایسی ہے کہ بظاہر پاکستان کبھی بھی اس کی شرائط کو قبول نہیں کر سکتا لیکن تاہم پہلی بار بھارت نے ثالثی قبول کرنے کی بات تو کی ہے۔

بھارت میں ایٹمی توانائی پر کانفرنس

بھارتی روزنامے ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق بھارت نئی دہلی میں 8۔ ستمبر کو ایٹمی توانائی پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے جس کا افتتاح بھارت کے وزیر اعظم آئی۔ کے۔ گجرال کریں گے۔ بھارت نے امریکہ اور پاکستان کو بھی اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ لیکن ان دونوں ملکوں نے اس کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ امریکہ کی حکومت نے اس سلسلے میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ بھارت ایٹمی توانائی کی آڑ میں فوجی عزائم کی تکمیل چاہتا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف جنوبی ایشیا کے تمام علاقے کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے بلکہ اسی وجہ سے علاقے میں طاقت کا توازن بھی بگڑ رہا ہے۔

تاہم پاکستان نے اس کانفرنس میں شمولیت نہ کرنے کی کوئی وجوہات بیان نہیں کیں۔

یہ کانفرنس انٹر نیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے تعاون سے ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں بیس ممالک کے مندوبین شرکت کریں گے جن میں روس ایران جاپان بنگلہ دیش سری لنکا۔ برطانیہ۔ فرانس۔ کینیڈا۔ برازیل اور عراق کی شمولیت متوقع ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

والدہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد خاموشی رہی۔ کئی روز بعد ہادی صاحب نے اس سے پوچھا۔ کہ بھئی آپ کی والدہ کیسی ہیں۔ تو اس نے گھبرا کر کہا۔

Please stop praying she is alright now

مگر میری آپ تمام بہن بھائیوں اور بزرگوں سے عاجزانہ درخواست ہے۔

Please do not stop praying

شکریہ

OOO

بقیہ صفحہ 5

اس امر کا بیان ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان کو دیا۔ D.C نے خلاف امن کے تحت انہیں ڈسٹرکٹ جیل میں دیا۔ چونکہ وہ موضع میں معزز تھے اس لئے برادری کے افراد انہیں ملنے کے لئے ملتان گئے، تو میرا ارادہ بنا کہ میں بھی جا کر ملوں۔ اور کوئی امداد کر سکتا ہوں تو کروں۔ چار بجے کے قریب جیل میں ملاقات کی۔ موسم جون کا تھا اور ماہ رمضان کے روزے تھے۔ گرمی کے باعث انہیں تکلیف تھی۔ جب ملا تو انہوں نے میرے اس فعل پر تعجب کا اظہار کیا، کہ ہم تو آپ کے خلاف تحریک پر گرفتار ہوئے ہیں اور آپ ہمیں ملنے آئے ہیں۔ میں نے کہا ہر شخص کی عقل اپنی ہوتی ہے، آپ نے اس معاملہ میں غلطی کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک صاحب میرے ماموں کا پسر ہو' دوسرے میری خالہ کا پسر ہو۔ ہر دو میرے عزیز ہوں۔ مجھے بتاؤ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا' کیا آپ میں اس قدر مقدرت ہے۔ میں نے کہا' حکم کریں' میں خدمت کروں گا۔ انہوں نے کہا ہمارا کھانا ردی ہے۔ روزوں کے دن ہیں' گرمی کے باعث پریشان ہیں۔ اگر کچھ کر سکیں تو مہربانی۔ ہر دو امور کے متعلق اگر کچھ جیل میں امداد کر سکتا تھا تو وہ ڈاکٹر کی ذات تھی۔ پتہ کیا' ڈاکٹر احمدی تھا۔ شام کو اس سے مل کر امداد کا طالب ہوا۔ اور بتایا کہ ہر دو میرے قریبی رشتہ دار ہیں۔ انہیں آپ ہسپتال میں داخل کر سکتے ہیں۔ اور کھانا باہر کا دلوا سکتے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے میری امداد کر کے مجھے شکریہ کا موقع دیا۔ ہر دو صاحبان نے میرے اس فعل کو سراہا۔ بعد میں نے انہوں نے D.c سے معافی لی اور احمدیت کی مخالفت سے باز آئے۔"

والد صاحب فرماتے ہیں "1933ء میں مسٹر بھنوٹ سی او پا کپتن' افسر مال آبادی اکٹھے دورہ پر آئے۔ سی او کی پیشی میں ملک محمد یار کھنڈ تھے' جو کسی زمانہ میں مڈل میں کلاس فیلو تھے۔ افسر مال کی پیشی میں مہر محمد نواب سیال کملانہ تھے۔ ان کی آمد پر عملہ کا کھانا میں نے اپنے گھر تیار کرایا۔ کسی کے مکان پر جب کھانا لایا گیا' تو شعائر دین کے خلاف ایک مطالبہ مجھ سے کیا گیا' کہ کھانے میں ایک امر کی خامی ہے' یعنی شراب کی بوتلیں نہیں ہیں۔ اس پر میں ناراض ہو کر اپنے مکان پر آیا اور کہا کہ یہ مطالبہ مجھ سے پورا نہیں ہو سکتا۔ برتن جب فارغ ہوں' میرے مکان پر بھجوا دیویں۔ اصول دین کے خلاف عمل کرنے پر تیار نہ ہوا۔"

دعوت الی اللہ کا شوق' جنون کی حد تک

والد صاحب کو دعوت الی اللہ کرنے کا بڑا ڈھب آتا تھا۔ والد صاحب اس انتظار میں نہ رہتے کہ موقع پیدا ہو تو دعوت الی اللہ کروں' بلکہ خود موقع پیدا کرتے۔ مجھے ان کے ساتھ کئی دفعہ سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ والد صاحب سفر کے وقت کو ضائع نہ کرتے بلکہ اسے دعوت الی اللہ پہ خرچ کرتے۔ چاہے بسوں کا اڈا ہو یا گاڑی کا پلیٹ فارم' چاہے بسوں میں سفر کر رہے ہوں یا ریل گاڑی میں' اونچی آواز میں دعوت الی اللہ شروع کر کے' لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر لیتے۔ اپنے علم پہ پورا یقین تھا' مکمل خود اعتمادی سے دعوت الی اللہ کرتے۔

جب لوگ احمدیت پہ طنزیہ قسم کے سوالات کرتے تو بڑے حوصلے اور بڑی دانائی کے ساتھ انہیں مطمئن کرتے۔

اکثر دیکھا کہ اگر گاڑی میں رش ہے اور سیٹ نہیں ملی تو آپ کی تقریر سن کر لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور والد صاحب کو اپنی سیٹ پیش کر دیتے۔

دعوت الی اللہ کی تلقین

والد صاحب فرماتے ہیں "دعوت الی اللہ کے میدان میں رفتار کم ہے۔ احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلنا ہے۔ لیکن بات کیا ہے؟ کچھ احمدی سوچتے ہیں' ہم نے تو بیعت کر لی ہے' کیا دوسروں کا ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ روزی کمانا' بچوں کو پڑھانا' گھر کے کاروبار کی طرف توجہ دینا' بہتیرے زندگی کے بکھیڑے ہیں' لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر دعوت الی اللہ کے میدان میں غفلت برتی گئی تو اس کی باز پرس کوئی اچھے نتائج نہ لائے گی۔ یہ سمجھ لینا کہ دعوت الی اللہ کرنا صرف مربیان کا کام ہے یا پریذیڈنٹ' مربی' قائد کا کام ہے' یہ غلط سوچ ہے اللہ تعالیٰ ہر احمدی سے باز پرس کرے گا۔ آپ لوگوں کی غفلت کہیں آپ کو گرفت میں نہ لائے۔ کفر نے خاندان کے خاندان ڈبو دئے ہیں۔ ان کی فکر کرو اور دنیا میں احمدیت کا محاذ پیدا کرو۔ ہر احمدی یہ سوچے اس قلعہ کی نگرانی اس کے ذمہ ہے عمل میں پختہ ہو جاؤ۔ ورنہ کمزوری سے گرنے کا خطرہ لاحق ہے۔"

چندہ جات کے بارے میں تلقین

والد صاحب فرماتے ہیں "احمدی کے لئے ضروری ہے کہ امامت کے دامن سے پیوستہ رہے۔ اگر وہ تندرست ہو تو امام جماعت کے احکام کے مطابق' اپنی کمائی کے مطابق مال سے حصہ دے۔ تاکہ سلسلہ احمدیہ کے شعبوں میں مدد ہو سکے۔ اگر مال دینے میں' دل' اہلیہ اور اولاد مخالف ہوں تو ان سے بائیکاٹ کرے' ورنہ سلسلہ احمدیہ سے الگ ہو کر اپنی زندگی کاٹ لے' جس طرح باقی دنیا کے لوگ زندگی کاٹ رہے ہیں۔ جب تک سلسلہ احمدیہ میں رہو' صدق دل سے رہو۔ عملی قدم اٹھاؤ' اس سے صرف آپ کا بھلا نہ ہو گا' بلکہ جس قدر افراد خانہ کا آپ سے تعلق ہو گا' سب افراد کی صحت' ترقی کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو گا۔"

شخصیت کے دیگر قابل ذکر پہلو

والد صاحب کلام الٰہی کا ایک سیپارہ روزانہ تلاوت کیا کرتے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی کے 30 سیپارے بنائے ہیں اور ایک ماہ میں 30 دن رکھے ہیں' اس میں انسانوں کے لئے یہی مصلحت ہے کہ وہ ایک سیپارہ (کلام الٰہی) کا روزانہ مطالعہ کیا کریں۔ جو ماہ کی تاریخ ہوتی وہی سیپارہ تلاوت کے لئے ہوتا۔ اگر کبھی کسی دن سفر کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے تلاوت نہ کر سکتے تو دوسرے دن کمی پوری کر کے اپنے معمول پہ آ جاتے۔

والد صاحب نے اپنی کل جائیداد کا ساڑھے چھ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا۔ والد صاحب نے احمدیت دل کی گہرائیوں سے قبول کی اور پوری زندگی اس کا عملی مظاہرہ کرتے رہے۔

بقیہ صفحہ 1

گا۔

(-) اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی یہ بات مت مان۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھ اور اس شخص کے پیچھے چل جو میری طرف جھکتا ہے اور دینی اور دنیوی معاملات میں اس کا اسوہ اس قابل ہے کہ اس کے پیچھے چلا جائے۔ یہ تین آیات آج کے اس مضمون کے لئے میں نے منتخب کی ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل احکام پائے جاتے ہیں:۔

ایک۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اور اس کا بڑا گہرا تعلق ہے اس تعلیم کے ساتھ جو (دین حق) نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے دی۔

دوسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ اچھا سلوک کرو۔

تیسرے یہ کہ ان کی کسی بات پر خواہ تمہیں وہ ناپسند ہو اف تک نہ کہو۔

چوتھے یہ کہ ان کو جھڑکو مت۔ کسی بات پہ تلخ کلامی سے کام نہ لو۔

پانچویں یہ کہ ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔

چھٹے یہ کہ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو۔

ساتویں یہ کہ یہ عاجزانہ رویہ رحمت کے جذبہ سے تمہارے دلوں میں پیدا ہو یہ عاجزانہ رویہ جو تم اختیار کرو اس کی بنیاد رحمت کا جذبہ ہو۔

جس کا اظہار اس طرح کرو کہ ان کے لئے دعا کرتے رہا کرو (یہ آٹھواں ہے) کہ اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر۔

(از خطبہ 20۔ جولائی 1979ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ النور لبنیٰ صاحبہ بنت محترم رانا عبد الغفور خان صاحب صدر محلہ باب الابواب ربوہ کو فیصل آباد میں ایک موٹر سائیکل کے حادثہ میں سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں کمزوری وغیرہ بہت ہے بفضلہ تعالیٰ ہوش میں آگئیں ہیں احباب سے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ثناء اللہ خان صاحب شبلی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ لاہور میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ نیز شبلی صاحب خود بھی بیمار ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ لودھراں کے والد مکرم عبد القدیر خان صاحب آف شاہدرہ کا بائی پاس اپریشن ہونے والا ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور موصوف شفاء پا کر صحت کے ساتھ گھر آ جائیں۔

○ عزیزہ رفیہ سلطانہ بنت محمد شاکر رند بلوچ صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ کافی عرصہ سے معدہ اور گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مورخہ 97-9-6 کو گوہر احمد ابن مکرم انور طاہر شاہد مربی سلسلہ عمر 2 سال کی سائیکل گرنے سے بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے عزیز بورے والا ہسپتال میں داخل ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ آف کھیوہ باجوہ حال 2/5 دار البرکات ربوہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے سیلف فنانس کی بنیاد پر مندرجہ ذیل میں داخلوں کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ 1۔ MBA۔ 2۔ کمپیوٹر سائنس۔ 3۔ M.Sc. اکنامکس' داخلہ فارم وغیرہ 200 روپے کے عوض بک شاپ سے یا 220 روپے کا پوسٹل آرڈر بنام خازن یونیورسٹی ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فام جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ ستمبر 97ء ہے۔

○ انڈس سکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹکچر کراچی نے مندرجہ ذیل ڈگری پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے 1۔ آرکیٹکچر 2۔ ڈیزائن (کمیونیکیشن۔ ٹیکسٹائل۔ سرامکس) 3۔ فائن آرٹس (پینٹنگ۔ Sculpture۔ پرنٹ میکنگ)

داخلہ فارم 100 روپے کے عوض ادارہ واقع سٹریٹ 33۔ بلاک 2۔ سکیم۔ 5 کلفٹن کراچی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔ اکتوبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

آپ کا خط ملا

○ مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب فیصل آباد سے تحریر فرماتے ہیں۔

ایک شمارہ میں یہ تجویز آپ کی جانب سے سامنے آئی ہے کہ توسیع اشاعت الفضل میں تنظیمیں بھرپور حصہ لیں اور کارگزاری رپورٹ میں خانہ ہو۔ بہت عمدہ تجویز ہے۔ خاکسار نے اپنی زعامت علیا (دار الذکر فیصل آباد) میں اس تجویز پر عمل در آمد ماہ جولائی 97ء سے شروع کیا ہوا ہے۔ اس طریق پر اشاعت میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ خاکسار کی تجویز ہے کہ تنظیموں کو تجنید کے مطابق ٹارگٹ دیا جائے تو مسابقت کی روح پیدا ہو گئی۔ (اللہ نے چاہا تو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ ریاض احمد اور مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے کہا ہے کہ عدلیہ توہین عدالت کے مرتکب ارکان اسمبلی کے خلاف نااہلی کا ریفرنس بھیج سکتی ہے۔ فاضل عدالت نے یہ ریمارکس دو ارکان پنجاب اسمبلی چوہدری سمیع اللہ اور افضل گل اور دیگر افراد کے خلاف توہین عدالت کیس کی سماعت کے دوران دیئے۔ دونوں ارکان عدالت میں پیش ہوئے۔ عدالت نے 23 ستمبر تک تحریری جواب پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔12۔ دیگر مظاہرین کو اظہار وجوہ کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔

○ سیکرٹری خارجہ شمشاد احمد نے کہا ہے کہ لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزیاں اور بھارتی لیڈر شپ کے متضاد بیانات مذاکرات میں رکاوٹ ہیں۔ پاکستان چاہتا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان بامقصد بات چیت ہو۔

○ مرتضیٰ کے قتل میں زرداری کے ملوث ہونے کے بارے میں خبر پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز کو احتجاجی خط لکھا ہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے سابق وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کردار کشی کی مہم شرمناک حد تک پہنچ گئی ہے۔ آصف سے الگ نہیں ہوں گی۔ ساری کہانی مخالفین کی ڈس انفارمیشن کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم جلد قومی حکومت کی خوشخبری سنے گی۔

○ لاہور کے علاقہ باغبانپورہ میں ایک پرائیویٹ سکول امتیاز پبلک گرلز سکول کے کلاس روم کی چھت گرنے سے دو بچیاں جاں بحق اور سولہ زخمی ہو گئیں۔ حادثہ چھت کے خستہ حالت ہونے کی وجہ سے پیش آیا بچیاں چھت کے نیچے دب گئیں تمام بچیاں کے جی کلاس کی تھیں جن کی عمریں 6 سے 8 سال تک تھیں۔ پورے علاقے میں کہرام مچ گیا اور والدین زاروقطار روتے ہوئے موقع پر پہنچے۔ پولیس نے پرنسپل کو حراست میں لے لیا ہے۔ اس سکول حادثہ کے فوراً بعد وزیر اعلیٰ شہباز شریف موقع پر پہنچ گئے۔ اور حادثے کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا حکم دیا۔ وزیر اعلیٰ شہباز شریف ہسپتال بھی گئے اور زخمیوں کی عیادت کی اور والدین سے اظہار ہمدردی کیا۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب خاں وزیر اعظم نواز شریف کا ایک خصوصی پیغام لے کر سعودی عرب چلے گئے ہیں۔ وزیر اعظم کا یہ پیغام شاہ فہد کے نام دیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ سعودی عرب کے شاہ فہد سے ملاقات کے بعد سعودی وزیر خارجہ اور دوسرے حکام سے دو طرفہ تعلقات پر بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔

○ بتایا گیا ہے کہ نواز شریف حکومت نے خفیہ ایجنسیوں کے ذریعہ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور ان کے خاوند آصف زرداری کے خلاف کرپشن کا کافی مواد حاصل کر لیا ہے۔ جس کے نتیجے میں ان کو نااہل قرار دیا جا سکتا ہے سرے محل کی تفصیلات 'سونے کی درآمد کا ڈیل' اور سٹیل مل سے کروڑوں روپے حاصل کرنے کے ثبوت حاصل کر لئے گئے ہیں۔ حکومت نے بے نظیر اور زرداری کے کئی ایسے اثاثوں کا بھی سراغ لگایا ہے۔ جن کے بارے میں انہوں نے الیکشن کمیشن کو نہیں بتایا تھا۔ اور اسی وجہ سے بے نظیر بھٹو نے فوج اور ایجنسیوں کو ہدف تنقید بنایا تھا۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام کو جلد ہی قومی حکومت کی خوشخبری ملے گی اور یہی حکومت عام لوگوں کے تمام مسائل کو حل کرے گی اور اس میں تمام قوتیں شامل ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ریڈ کو' احتساب سیل' اور الیکٹرانک میڈیا جتنا چاہے جھوٹ بولے سچ آخر سچ ہوتا ہے۔

○ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ شمشاد احمد نے کہا ہے کہ اگرچہ بھارت نے خارجہ سیکرٹریوں کے تیسرے دور کے لئے تاریخیں تجویز کی ہیں لیکن ہم نے بھارت سے بعض وضاحتیں طلب کی ہیں جن کا جواب ملنے پر مذاکرات کا فیصلہ ہوگا انہوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بھارت مذاکرات سے فرار چاہتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ میں نواز گجرال ملاقات کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی اگر مذاکرات ہوئے تو امید کی جانی چاہئے کہ متنازعہ مسائل کے حل کے لئے معاون ثابت ہوں گے۔

○ اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو کے لیگل ایڈوائزر بابر اعوان ایڈووکیٹ نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو انگلستان کے اخبار سنڈے ٹائمز پر ہتک عزت کا دعویٰ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ اور انہوں نے اس سلسلہ میں ضروری تفصیلات حاصل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ یاد رہے کہ سنڈے ٹائمز نے بے نظیر بھٹو اور ان کے خاوند آصف علی زرداری کی علیحدگی کے حوالے سے خبر شائع کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام عائد کیا ہے کہ ایوان صدر اس قسم کی من گھڑت خبروں میں ملوث ہے اور یہ خبر بھٹو خاندان کو بدنام کرنے کی ایک سازش ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم عوام کی تقدیر بدل دیں گے اور تھانوں کو امن امان کا گہوارہ بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تھانوں میں اب بھی رشوت چلتی ہے اور مظلوم ذلیل ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایماندار ڈی۔ ایس۔ پی نے اگر دفتر میں ہی بیٹھنا ہے تو ان کی ضرورت نہیں۔ ان کا فرض ہے کہ رات دو بجے غریب کے دروازے پر پہنچیں اور مشکل حل کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتالوں اور سکولوں پر تالے لگے ہوئے ہیں اور ان میں تعینات ڈاکٹر اور ٹیچر گھر بیٹھے تنخواہیں لے رہے ہیں۔

○ نکیال سیکٹر میں لائن آف کنٹرول پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک عورت شہید ہو گئی بتایا گیا ہے کہ لائن آف کنٹرول پر آئے روز بھارتی فائرنگ کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ اور لوگوں کا گھروں سے نکلنا بند ہو گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و فروغ ذرائع ابلاغ سید مشاہد حسین نے پاکستان ٹیلی ویژن کی انتظامیہ کو ہدایت کی ہے کہ پی ٹی وی اپنے پروگرام بیرون ملک برآمد کرے اور پاکستان کو دنیا میں روشناس کرائے۔ پی ٹی وی نوجوانوں کی تفریح اور تعلیمی دونوں پہلوؤں کو اجاگر کرے۔ انہوں نے یہ باتیں ٹیلی ویژن جنرل مینیجرز کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ آئندہ سال جرنلسٹس فاؤنڈیشن قائم کی جائے گی اور ہر پریس کلب کو انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کی جائے گی۔

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے کارکنوں کے جائز مسائل حل کرنے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں اور وزیر اعلیٰ سے یہ بھی کہا کہ وہ کارکنوں سے رابطہ بڑھائیں اور وزیر اعظم نے کہا کہ بیوروکریسی کو بتا دیں کہ عوامی مسائل کے حل میں غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ اور اقتصادی مضبوطی کے لئے مرکز اور صوبوں کو مل کر کوشش کرنا ہوگی۔

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کے
سفید جوگر گارنٹی اور
گفٹ پیک کے ساتھ نیز باٹا سروس
سکول شوز کے ساتھ ٹینس بال اور سٹکر
لینا نہ بھولئے
نیو کامران شوز سٹور
گولبازار ربوہ

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام /۳۰ روپے، ۶۰ گرام /۹۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /۲۵۰ روپے
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات خصوصی رعایتی قیمت کے ساتھ
ہر قسم کی جرمن سیلڈ و کھلی پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، گولیاں ٹکیاں، شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز نیز ہومیوپیتھک کتب کی خریداری کا قابل اعتماد مرکز
ہومیو ادویات کے بارہ میں معلومات کیلئے کوالیفائڈ ڈاکٹرز کی سہولت موجود ہے
کیور ویل ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 771 / 213156

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ اینڈ فرانکو فرینٹرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834